اس محصوری کے باوجود رسول اللہ ﷺ اور دوسرے مسلمان حج کے ایّام میں باہر نکلتے تھے اور حج کے لیے آنے والوں سے مل کر انہیں اسلام کی دعوت دیتے تھے۔ اس موقع پر ابولہب کی جو حرکت ہُوا کرتی تھی اس کا ذکر پچھلے صفحات میں آچکا ہے۔

صحیفہ چاک کیا جاتا ہے

ان حالات پر پورے تین سال گزر گئے۔ اس کے بعد محرّم سنہ ۱۰ نبوت[۱] میں صحیفہ چاک کئے جانے اور اس ظالمانہ عہد وپیمان کو ختم کئے جانے کا واقعہ پیش آیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ شروع ہی سے قریش کے کچھ لوگ اگر اس عہد وپیمان سے راضی تھے تو کچھ ناراض بھی تھے اور ان ہی ناراض لوگوں نے اس صحیفے کو چاک کرنے کی تگ ودو کی۔

اس کا اصل محرک قبیلہ بنو عامر بن لوئی کا ہشام بن عمرو نامی ایک شخص تھا۔ یہ رات کی تاریکی میں چپکے چپکے شعب ابی طالب کے اندر غلّہ بھیج کر بنو ہاشم کی مدد بھی کیا کرتا تھا ـــــ یہ زہیر بن ابی امیہ مخزومی کے پاس پہنچا ـــــ (زہیر کی ماں عاتکہ، عبدالمطلب کی صاحبزادی یعنی ابوطالب کی بہن تھیں۔) اور اس سے کہا: "زُہَیر! کیا تمہیں یہ گوارا ہے کہ تم تو مزے سے کھاؤ، پیو اور تمہارے ماموں کا وہ حال ہے جسے تم جانتے ہو؟" زُہَیر نے کہا: "افسوس! میں تن تنہا کیا کر سکتا ہوں؟ ہاں اگر میرے ساتھ کوئی اور آدمی ہوتا تو میں اس صحیفے کو پھاڑنے کے لیے یقیناً اُٹھ پڑتا۔" اُس نے کہا اچھا تو ایک آدمی اور موجود ہے۔ پوچھا کون ہے؟ کہا میں ہوں۔ زُہَیر نے کہا اچھا تو اب تیسرا آدمی تلاش کرو۔

اس پر ہشام، مُطْعِم بن عَدِی کے پاس گیا اور بنو ہاشم اور بنو مُطّلِب سے جو کہ عبدِمناف کی اولاد تھے مطعم کے قریبی نسبی تعلّق کا ذکر کر کے اسے ملامت کی کہ اس نے اس ظلم پر قریش کی ہمنوائی کیونکر کی؟ ـــــ یاد رہے کہ مُطْعِم بھی عبدِمناف ہی کی نسل سے تھا۔ مُطْعِم نے کہا: "افسوس! میں تن تنہا کیا کر سکتا ہوں۔" ہشام نے کہا ایک آدمی اور موجود ہے۔ مطعم نے پوچھا کون ہے؟ ہشام نے کہا میں۔ مطعم نے کہا اچھا ایک تیسرا آدمی تلاش کرو۔ ہشام نے کہا: یہ بھی کر چکا ہوں۔ پوچھا وہ کون ہے؟ کہا زہیر بن ابی امیہ۔ مطعم نے کہا اچھا تو اب چوتھا آدمی تلاش کرو۔ اس

---

[۱] اس کی دلیل یہ ہے کہ ابوطالب کی وفات صحیفہ پھاڑے جانے کے چھ ماہ بعد ہوئی۔ اور صحیح بات یہ ہے کہ ان کی موت رجب کے مہینے میں ہوئی تھی۔ اور جو لوگ یہ کہتے ہیں ان کی وفات رمضان میں ہوئی تھی وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ ان کی وفات صحیفہ پھاڑے جانے کے چھ ماہ بعد نہیں بلکہ آٹھ ماہ اور چند دن بعد ہوئی تھی۔ دونوں صورتوں میں وہ مہینہ، جس میں صحیفہ پھاڑا گیا، محرم ثابت ہوتا ہے۔

پر ہشام بن عمرو، ابو البختری بن ہشام کے پاس گیا اور اس سے بھی اسی طرح کی گفتگو کی جیسی مطعم سے کی تھی۔ اس نے کہا بھلا کوئی اس کی تائید بھی کرنے والا ہے؟ ہشام نے کہا ہاں۔ پوچھا کون؟ کہا: زُبَیر بن ابی امیہ، مطعم بن عدی اور مَیں۔ اس نے کہا: اچھا تو اب پانچواں آدمی ڈھونڈو——
اس کے لیے ہشام، زَمعَہ بن اسود بن مُطّلب بن اسد کے پاس گیا۔ اور اس سے گفتگو کرتے ہوئے بنو ہاشم کی قرابت اور ان کے حقوق یاد دلائے۔ اس نے کہا: بھلا جس کام کے لیے مجھے بلا رہے ہو اس سے کوئی اور بھی متفق ہے۔ ہشام نے اثبات میں جواب دیا اور سب کے نام بتلائے۔ اس کے بعد ان لوگوں نے حَجُون کے پاس جمع ہو کر آپس میں یہ عہد و پیمان کیا کہ صحیفہ چاک کرنا ہے۔ زہیر نے کہا: مَیں ابتدا کروں گا یعنی سب سے پہلے میں ہی زبان کھولوں گا۔

صبح ہوئی تو سب لوگ حسبِ معمول اپنی اپنی محفلوں میں پہنچے۔ زہیر بھی ایک جوڑا زیبِ تن کیے ہوئے پہنچا۔ پہلے بیت اللہ کے سات چکر لگائے پھر لوگوں سے مخاطب ہو کر بولا "مکّے والو! کیا ہم کھانا کھائیں، کپڑے پہنیں اور بنو ہاشم تباہ و برباد ہوں، نہ ان کے ہاتھ کچھ بیچا جائے نہ ان سے کچھ خریدا جائے۔ خُدا کی قسم مَیں بیٹھ نہیں سکتا یہاں تک کہ اس ظالمانہ اور قرابت شکن صحیفے کو چاک کر دیا جائے"

ابو جہل —— جو مسجد حرام کے ایک گوشے میں موجود تھا "بولا: تم غلط کہتے ہو خدا کی قسم اسے پھاڑا نہیں جا سکتا۔"

اس پر زَمعَہ بن اسود نے کہا: "بخدا تم زیادہ غلط کہتے ہو، جب یہ صحیفہ لکھا گیا تھا تب بھی ہم اس سے راضی نہ تھے۔"

اس پر ابو البختری نے گرہ لگائی: "زمعہ ٹھیک کہہ رہا ہے۔ اس میں جو کچھ لکھا گیا ہے اس سے نہ ہم راضی ہیں نہ اسے ماننے کو تیار ہیں۔" اس کے بعد مُطعِم بن عدی نے کہا "تم دونوں ٹھیک کہتے ہو اور جو اس کے خلاف کہتا ہے غلط کہتا ہے۔ ہم اس صحیفہ سے اور اس میں جو کچھ لکھا ہُوا ہے اس سے اللہ کے حضور برارت کا اظہار کرتے ہیں۔"

پھر ہشام بن عمرو نے بھی اسی طرح کی بات کہی۔

یہ ماجرا دیکھ کر ابوجہل نے کہا: "ہونہہ! یہ بات رات میں طے کی گئی ہے۔ اور اس کا مشورہ یہاں کے بجائے کہیں اور کیا گیا ہے۔"

اس دوران ابوطالب بھی حرم پاک کے ایک گوشے میں موجود تھے۔ ان کے آنے کی وجہ یہ

تھی کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو اس صحیفے کے بارے میں یہ خبر دی تھی کہ اس پر اللہ تعالیٰ نے کیڑے بھیج دیئے ہیں۔ جنہوں نے ظلم وستم اور قرابت شکنی کی ساری باتیں چٹ کر دی ہیں اور صرف اللہ عزوجل کا ذکر باقی چھوڑا ہے۔ پھر نبی ﷺ نے اپنے چچا کو یہ بات بتائی تو وہ قریش سے یہ کہنے آئے تھے کہ ان کے بھتیجے نے انھیں یہ اور یہ خبر دی ہے اگر وہ جھوٹا ثابت ہوا تو ہم تمہارے اور اس کے درمیان سے ہٹ جائیں گے اور تمہارا جو جی چاہے کرنا۔ لیکن اگر وہ سچا ثابت ہوا تو تمہیں ہمارے بائیکاٹ اور ظلم سے باز آنا ہوگا۔ جب قریش کو یہ بتایا گیا تو انہوں نے کہا:

"آپ انصاف کی بات کہہ رہے ہیں"۔

ادھر ابوجہل اور باقی لوگوں کی نوک جھونک ختم ہوئی تو مطعم بن عدی صحیفہ چاک کرنے کے لیے اٹھا۔ کیا دیکھتا ہے کہ واقعی کیڑوں نے اس کا صفایا کر دیا ہے۔ صرف باسمك اللّٰھم باقی رہ گیا ہے اور جہاں جہاں اللہ کا نام تھا وہ بچا ہے یا کیڑوں نے اُسے نہیں کھایا تھا۔

اس کے بعد صحیفہ چاک ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ اور بقیہ تمام حضرات شعب ابی طالب سے نکل آئے اور مشرکین نے آپؐ کی نبوت کی ایک عظیم الشان نشانی دیکھی۔ لیکن ان کا رویّہ وہی رہا جس کا ذکر اس آیت میں ہے:

وَإِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝ (۵۴:۲)

"اگر وہ کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو رخ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو چلتا پھرتا جادو ہے"۔

چنانچہ مشرکین نے اس نشانی سے بھی رُخ پھیر لیا اور اپنے کفر کی راہ میں چند قدم اور آگے بڑھ گئے۔ [۳]

○

---

۳ بائیکاٹ کی یہ تفصیل حسب ذیل مآخذ سے مرتب کی گئی ہے۔ صحیح بخاری باب نزول النبی ﷺ بمکۃ ۱/۲۱۶ باب تقاسم المشرکین علی النبی ﷺ ۱/۵۴۸ زاد المعاد ۲/۴۶۔ ابن ہشام ۱/۳۵۰، ۳۵۱، ۳۷۴ تا ۳۷۷۔ رحمۃ للعالمین ۱/۶۹، ۷۰، مختصر السیرہ للشیخ عبد اللہ ص ۱۰۶ تا ۱۱۰ و مختصر السیرہ للشیخ محمد بن عبد الوہاب ص ۶۸ تا ۷۳۔ ان مآخذ میں قدرے اختلاف بھی ہے۔ ہم نے قرائن کی روشنی میں راجح پہلو درج کیا ہے۔